محترم قارئین! ہمارے ملکوں میں جب کوئی اپنی بیوی کو تین طلاق ایک ساتھ دے دیتا ہے تو اسے تین طلاق مان کر حلالہ کرانے کا فتوی دیا جاتا ہے' بلا شبہ اس مسئلہ میں کہ ایک مجلس کی تین طلاق ایک ہوتی ہے یا تین؟ علماء کے مابین سخت اختلاف ہے البتہ صحیح قول کے مطابق ایک مجلس کی تین طلاق ایک ہی ہوتی ہے لیکن افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ حلالہ جس کی حرمت پر علماء کا کوئی اختلاف نہیں ہے وہ ہر امام کے نزدیک ناجائز ہے' اس کے باوجود حلالہ کا ظالمانہ اور ناپاک فتوی دیا جاتا ہے' اس کو نکاح جیسا مقدس نام دیا جاتا ہے' اسے تعاون سے تعبیر کیا جاتا ہے' جب انسان حق اور باطل کی تمیز کھو دیتا ہے تو وہ شر کو خیر اور خیر کو شر سمجھنے لگتا ہے' جیسے فاحشہ عورت فحش کاری کو تعاون کا نام دیتی ہے' کہ وہ اس فحش عمل سے مردوں کی شہوت پوری کرنے میں ان کی مدد کرتی ہے اور انہیں لذت مہیا کرتی ہے۔ نعوذ باللہ۔

حلالہ سنگین جرم ہے وہ ہوس پرستی اور ایک جاہلی عمل ہے نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں ایک عورت سے شادی اس لئے کرتا ہوں کہ وہ اپنے پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جائے' حالانکہ اس نے مجھ سے نہیں کہا ہے اور نہ ہی اسے اس بات کا علم ہے؟ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہرگز نہیں' ہاں اگر رغبت وخوشی سے نکاح کرتا ہے' اگر پسند آجائے تو رکھ لے اور ناپسند ہو تو چھوڑ دے تو ٹھیک ہے' اور فرمایا: کہ ہم اسے رسول اکرم ﷺ کے دور میں زنا شمار کرتے تھے' دونوں زانی ہیں' چاہے وہ بیس سال ایک ساتھ رہیں۔ **(مستدرک حاکم وقال صحیح الإسناد ولم یخرجاه ' والطبراني في الأوسط ' والبیهقي)**

حلالہ کرنے اور کروانے والے دونوں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے' عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے حلالہ کرنے اور کرانے والے دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ **[سنن ابوداؤد وسنن ترمذي صححه الإمام الألباني]**

حلالہ کرنے والا کرایہ کا سانڈ ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو کرایہ کے سانڈ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے کہا: ضرور آپ ﷺ نے فرمایا: حلالہ کرنے والا' حلالہ کرنے اور کرانے والے دونوں پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔ **(سنن ابن ماجه' صححه الإمام الألباني)**

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے حلالہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں' ہاں اگر وہ رغبت وخوشی سے نکاح کرے' نہ کہ چھپ چھپا کر اور کتاب اللہ کا مذاق اڑا کر' پھر اس سے مزہ اڑائے۔ **(معجم طبراني)**

مصنف عبدالرزاق میں ہے عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں فرمایا: اللہ کی قسم' اگر میرے پاس حلالہ کرنے اور کروانے لائے گئے تو میں دونوں کو رجم کر دوں گا ۔

محترم قارئین! حلالہ کی سنگینی اور اس کی حرمت کے لئے صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ وہ انسانی فطرت کے خلاف ہے ہر وہ شخص جو صحیح فطرت پر قائم ہے وہ اسے حرام وناجائز سمجھتا ہے' میرے پاس لوگ آتے ہیں اور جب اپنے ملاؤں کے فتوں کے مطابق حلالہ کی بات کرتے ہیں تو میں ان سے پوچھتا ہوں کیا آپ کی فطرت اس چیز کو گوارہ کرتی ہے؟ وہ فورا کہتے ہیں نہیں' پھر میں کہتا ہوں جب یہ فطرت کے خلاف ہے تو کیا اسلام میں اس کی اجازت ہو سکتی ہے؟ وہ فورا جواب دیتے ہیں نہیں ہرگز نہیں' اور الحمد للہ اب تک ہم نے کئی لوگوں کو اس خبیث عمل سے بچایا ہے۔

حلالہ اسلام کی بدنامی کا بہت بڑا ذریعہ اور سبب بھی ہے علامہ محمد رشید رضا مصری نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں میں لبنان گیا تو وہاں ایک نومسلم نصرانی سے میری ملاقات ہوئی' اس نے مجھ سے کہا اسلام میں ایک چیز ہے جو مجھے اچھی نہیں لگتی ہے؟ تو میں نے کہا وہ کون سی چیز ہے جو تمہیں اچھی نہیں لگتی اور اسلام میں اس کا حکم ہے؟ اس نے کہا حلالہ' میں نے کہا حلالہ کا اسلام سے کوئی تعلق ہے ہی نہیں یہ ناجائز وحرام عمل ہے' نبی ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات کے خلاف ہے' ہمارے نبی ﷺ نے حلالہ کرنے اور کروانے والے دونوں پر لعنت بھیجی ہے' جب اس نے یہ بات سنی تو کہنے لگا میرا بھی دل یہی کہتا تھا کہ اسلام پاک اور سچا دین ہے اس میں اس خبیث عمل کی گنجائش نہیں ہو سکتی ہے۔

قارئین کرام! حلالہ کی نیت سے نکاح ہوتا ہی نہیں ہے وہ ایک باطل اور فاسد نکاح ہے تو پھر ایسی عورت پہلے شوہر کے لئے کیسے حلال ہوگی؟ یہ بہت ہی اہم پہلو ہے جس پر مفتیان حلالہ کو سنجیدگی کے ساتھ غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے کہ جب پہلے شوہر کے لئے حلال کی نیت سے شادی کرنے سے نکاح ہی نہیں ہوتا ہے تو پھر پہلے شوہر کے لئے وہ عورت کیسے حلال ہو سکتی ہے؟ آپ حضرات نے اس سے متعلق اوپر کچھ نصوص کا مطالعہ کیا اب آیئے اس سے متعلق مستند علماء کے کچھ فتوے پڑھ لیجئے ۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک حلال کرنے کی شرط پر نکاح کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حلالہ حرام وباطل ہے وہ حلال کا فائدہ نہیں دیتا اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جب آدمی اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیتا ہے تو اس کی بیوی اس پر اس وقت تک حرام رہتی ہے جب تک وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح نہ کر لے جیسا کہ اللہ نے قرآن کریم میں اور نبی ﷺ نے سنت میں بیان کیا ہے' اور اس پر امت کا اجماع بھی ہے' جب آدمی اس نیت سے شادی کرے کہ اسے طلاق دے کر پہلے شوہر کے لئے حلال کر دے گا تو یہ نکاح حرام اور باطل ہے' چاہے بعد میں رکھنے کی اس کی نیت ہی کیوں نہ ہو جائے' یا نہ رکھ کر اسے جدا ہی کیوں نہ کر دے' خواہ نکاح کے وقت یہ شرط رکھی گئی ہو یا نکاح سے قبل' یا کوئی شرط ہی نہ رکھی گئی ہو یا ان سب میں سے کوئی بھی چیز نہ

ہو جب آدمی کا ارادہ یہ ہے کہ اس سے شادی کر کے اسے طلاق دے دے گا تا کہ تین طلاق دینے والے شوہر کے لئے حلال ہو جائے' خواہ عورت کو یا اس کے ولی کو یا تین طلاق دینے والے شوہر کو اس کے بارے میں معلوم ہو یا نہ ہو خواہ' حلالہ کرنے والا یہ سمجھتا ہو کہ اس نے عورت کو پہلے شوہر کی طرف لوٹا کر خیر اور معروف کا کام کیا ہے اور میاں بیوی اور ان کی اولاد و قرابت داروں کو نقصان سے بچایا ہے۔ ان تمام صورتوں میں تین طلاق دینے والے پہلے شوہر کے لئے عورت حلال نہیں ہوگی جب تک کہ اس عورت سے کوئی ایسا آدمی نکاح نہ کرے جو اس کے ساتھ زندگی گزارنے کی رغبت رکھتا ہو' نکاح چھپ چھپا کر نہ کیا ہو اور نہ ہی کچھ چھپایا ہو' پھر وہ اس کے ساتھ ہمبستری کرے اور دونوں ایک دوسرے کے مزہ کو چکھ لیں' پھر جب ان دونوں کے درمیان (شوہر کی) موت سے یا طلاق یا فسخ سے جدائی ہو جائے تب جا کر وہ پہلے شوہر کے لئے (عدت گزر جانے کے بعد) حلال ہوگی اسی پر کتاب وسنت کی دلیل ہے یہی صحابہ' عام تابعین وفقہاء اسلام سے ماثور ومنقول ہے''۔ (اقامة الدليل على ابطال التحليل)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حلالہ باطل قبیح اور فاسد عمل ہے' ایسا کرنے والا ایک طرح کا زانی ہے کیونکہ اس نے بیوی رکھنے اور حصول اولاد کے لئے شادی نہیں کیا اور نہ ہی عفت و پاکدامنی کی خاطر کیا' وہ ادھار سانڈ بن کر آیا ہے تا کہ اس سے ایک بار ہمبستری کرلے اور اس کے شوہر کے لئے حلال کر دے' پھر اسے چھوڑ دے اور معاملہ ختم ہو جائے' یہی حلالہ کرنے والا ہے یہ شرعی نکاح نہیں ہے' اور جب اس نے اسی نیت سے شادی کی ہے تو وہ پہلے شوہر کے لئے بھی حلال نہیں ہوگی' یہ فاسد نکاح ہے' یہ عورت نہ اس کے لئے حلال ہے اور نہ وہ پہلے شوہر کے لئے حلال ہوگی' کیونکہ یہ نکاح ہے ہی نہیں' اللہ نے یہ فرمایا ہے ﴿ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ ﴾ (یعنی کسی دوسرے آدمی سے نکاح کر لے) یہ ادھار سانڈ ہے یہ شرعی شوہر نہیں ہے لہذا وہ پہلے شوہر کے لئے حلال ہی نہیں ہوگی''۔ (نور على الدرب)

محترم قارئین: درج ذیل مختصر خاکہ سے بھی بدنام زمانہ حلالہ کی سنگینی اور اس کی تباہ کاری کا اندازہ ہوتا ہے۔

م	شرعی نکاح	حلالہ (ہوس پرستی کا دوسرا نام)
۱	نبی اکرم ﷺ انبیاء کرام اور اسلام کا طریقہ انتہائی محبوب و پاکیزہ عمل	جاہلی ولعنتی عمل جسے اسلام نے ختم کیا
۲	زندگی بھر رفاقت کی نیت ہوتی ہے	ایک دو راتوں کے بعد طلاق کی نیت ہوتی ہے
۳	مقصدِ نکاح' اولاد کا حصول ہوتا ہے	یہاں دوسرے مرد کے لئے عورت کو حلال کرنا ہوتا ہے
۴	نکاح میں عورت کی اجازت ہوتی ہے	نہ اجازت لی جاتی ہے اور نہ ہی عورت اس سے راضی ہوتی ہے
۵	دین' مال' حسب ونسب سب دیکھا جاتا ہے کافی تحقیق کی جاتی ہے	کوئی چیز نہیں دیکھی جاتی نہ کوئی تحقیق کی جاتی ہے
۶	مہر ہوتا ہے	نہ مہر طے ہوتا ہے نہ ادا کیا جاتا ہے
۷	اعلان ہوتا ہے	خفیہ رکھا جاتا ہے کسی کو کان وکان خبر نہیں ہوتی
۸	خوشی سے ولیمہ ہوتا ہے	غمی پائی جاتی ہے ولیمہ کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کیونکہ ہر چیز خاموشی سے طے پاتی ہے
۹	عزت ووقار کے ساتھ عورت کی رخصتی ہوتی ہے	عورت خود چل کر یا اسے گھسیٹ کر محلل (سانڈ) کے پاس لے جایا جاتا ہے
۱۰	عورت کی زیبائش کی جاتی ہے نئے کپڑے پہنائے جاتے ہیں	پھٹے پرانے گندے کپڑے ہی میں اسے بھیج دیا جاتا ہے
۱۱	دعائیں دی جاتی ہیں	یہاں لعنت وملامت ہوتی ہے
۱۲	نان ونفقہ شوہر کے ذمہ ہوتا ہے	یہاں حلال کرنے والا سانڈ معاوضہ وفیس لیتا ہے
۱۳	پورا خاندان خوشی ومسرت سے سرشار ہوتا ہے	یہاں نفرت وحقارت ہوتی ہے
۱۴	میاں بیوی دونوں کو سکون ملتا ہے دونوں ایک دوسرے کے لئے لباس ہوتے ہیں	سکون نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی اور لباس بننے کے بجائے ہوس پوری کی جاتی ہے

یہ کچھ اہم فرق ہیں جن سے نکاح شرعی جو اللہ کا بنایا ہوا پاک نظام ہے اس کے اور حلالہ جو ہوس کی بنیاد پر بنایا ہوا انسان کا نظام ہے فرق واضح ہوتا ہے۔ اللہ تعالی امت مسلمہ کی عزت وآبرو کی حفاظت فرمائے اور کتاب وسنت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق دے۔ آمین۔